6202-گنہگار کو اگر دنیا میں حد لگ جائے تو کیا اسے آخرت میں بھی سزا ملے گی

سوال

جب کوئی انسان دنیا میں گناہ کرے اور اس گناہ کی سزا بھی ملے تو کیا موت کے بعد بھی اسے سزا دي جائے گی ؟

مثلا : کسی شخص نے زنا یا چوري کی اور اسے قتل یا ہاتھ کاٹ کر دنیا میں سزا دے دي تو کیا روز قیامت بھی اسے سزا سے دوچار ہونا پڑے گا ؟ اور اگر وہ ہم جنس پرست ہے اور اسے پتھر مار مار کر ہلاک کردیا گیا تو کیا وہ عذاب قبر سے نجات حاصل کرلے گا ؟

پسندیدہ جواب

امام بخاري رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاري میں اپنی سند کے ساتھ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ جو کہ بدري صحابی ہیں سے روایت نقل کی ہے :

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیعت عقبہ کی رات بیعت کرنے والوں میں شامل تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد صحابہ کرام کا گروہ تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

آؤ میرے ساتھ اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالی کے ساتھ شرک نہیں کرو گے اور نہ ہی چوري اور زنا کرو گے اور نہ تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ اپنے آگے پیچھے سے جھوٹا بہتان لگاؤ گے ، اور نیکی میں تم میري نافرمانی نہیں کرو گے ، تم میں سے جو بھی اس کی وفا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالی کے ذمہ ہے ، اور جو کوئی بھی تم میں سے اس کا مرتکب ہوگا اسے دنیا میں اس کی سزا دي جائے گی جو اس کے لیے کفارہ ہوگا ، اور جس نے بھی اس میں سے کسی چيز کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالی نے اس کی پردہ پوشی کردي تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر اللہ چاہے تو اسے سزا دے اور اگر چاہے تو معاف کردے ، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی کہتے ہیں میں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی. صحیح بخاري (143/3) حدیث نمبر (3679)

حافظ ابن حجر فتح الباري میں کہتے ہیں :

اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ : حد جاري کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اگرچہ جس پر حد لگائی گئی ہے اس نے توبہ نہ بھی کی ہو ، جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے ، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ توبہ ضروري ہے بعض تابعین عظام اسی کے قائل ہیں. دیکھیں فتح الباري (6/1)

مندرجہ بالا سابقہ حدیث امام ترمذي نے بھی اپنی سنن میں روایت کی ہے اور اسے بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں :

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : اس باب میں میں نے اس حدیث سے بہتر کچھ نہیں سنا کہ گنہگاروں کے لیے حدود ان کے گناہوں کا کفارہ ہیں ، امام شافعی کہتے ہیں کہ : میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جس نے کوئی گناہ کیا اور اللہ تعالی نے اس کے گناہ کی پردہ پوشی فرمائی تو اسے بھی چاہیے کہ وہ اپنے اوپر پردہ ڈالے رکھے اور جو کچھ اس کے اور اس کے رب کے مابین ہے اس سے توبہ کرلے.

ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالی عنھما سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرے. سنن الترمذي حدیث نمبر (1439).

لھذا جو شخص بھی ایسا کام کرے جس سے حد واجب ہوتی ہو اسے اس کی ضرورت نہیں کہ وہ قاضی کے پاس جاکر گناہ کا اعتراف کرکے اپنے اوپر حد جاري کرنے مطالبہ کرے بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرتا ہوا اس گناہ سے توبہ کرے جو اس کے اور اللہ تعالی کے مابین ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ کثرت سے اعمال صالحہ بھی کرتا رہے، اس لیے کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں، اور توبہ کرنے والا شخص ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص کے گناہ نہ ہوں، ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سلامتی وعافیت سے نوازے اور ہمارے گناہ معاف فرمائے.

وصلی اللہ علی نبینا محمد.

واللہ اعلم.